(۱۰) سرخسی، محمد بن احمد بن سهل، ابوبکر (م:۴۹۰ھ) ، کتاب المبسوط ، ۷۸/۱۳، دارالکتب العلمیة، بیروت لبنان ، طبعه ثالثه ۲۰۰۹م.

(۱۱) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ۲۲۱/۵،

(۱۲) ایضا، ۲۲۲/۵۔

(۱۳) ایضا، ۲۲۱/۵۔

(۱۴) رفقاء دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ ، علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، مروجہ اسلامی بینکاری، تجزیاتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ، ص:۱۱۴، ۱۱۳، مکتبہ بینات، کراچی، ۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء.

(۱۵) محمد تقی عثمانی، مفتی، غیر سودی بنکاری، ص:۱۱۴، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، طبع جدید ۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء.

(۱۶) محولہ بالا.

(17) Muhammad Taqi Usmani, Mufti, An Introduction to Islamic Finance, P: 108, Maktaba Ma'ariful Qura'n, Karachi, Pakistan, August 2004.

(18) ibid, P: 152, 153.

(۱۹) رشید احمد، مفتی (م:۱۴۲۲ھ)، احسن الفتاویٰ، ص: ۱۲۰/۷، ۱۱۹، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی، کراچی، طبعہ ششم ۱۴۲۲ھ.

(۲۰) غیر سودی بنکاری، ص:۲۳۶

(۲۱) خرید وفروخت کے معاملے میں فریقین ایجاب وقبول کے الفاظ بولے یا لکھے بغیر عمل کے ذریعے سے باہمی رضا مندی سے اگر بیع کا معاملہ کرلیں تو فقہی اعتبار سے اس بیع کو تعاطی یا معاطاۃ کہا جاتا ہے، گویا کہ تکلم یا اشارہ کے بغیر مشتری کا مبیع کو وصول کر لینا اور بائع کو ثمن ادا کر دینا بیع تعاطی کہلاتا ہے۔

(۲۲) محمد تقی عثمانی، مفتی، بحوث فی قضایا فقهیة معاصرة، ص: ۵۵/۱، ۵۴، مکتبه دارالعلوم، کراچی، ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۸ء.

(۲۳) ایضا، ص: ۵۵/۱۔

(۲۴) غیر سودی بنکاری، ص:۲۱۳۔

(۲۵) محولہ بالا۔

(۲۶) رفقاء دارالافتاء والارشاد کراچی، غیر سودی بنکاری، فقہی تصور، ضرورت اور اس کی اہمیت، الحجاز کراچی، طبع اول، ۱۴۳۰ھ، ص:۱۴۲۔

(۲۷) الھدایۃ، ۲۸۵/۲۔

(۲۸) لكهنوى، عبدالحئى، مولانا (م: ١٣٠٤هـ)، حاشية على الهداية، ص: ٢٨٥/٢، مكتبه شركت علميه، ملتان،س-ن.

(۲۹) کوئی چیز ایک شخص سے خرید کر اسی کو واپس بیچ دینا، مرابحہ میں اس سے مراد یہ ہے کہ کلائنٹ (خریدار) اور بینک کے درمیان جس چیز پر بیع مرابحہ ہو رہی ہے وہ پہلے سے خریدار کے پاس موجود ہے، بینک اس سے یہ چیز نقد کم قیمت پر خرید کر فوراً ہی نفع پر اسی کو دوبارہ ادھار بیچ دیتا ہے، اس طرح بینک اپنا نفع کما لیتا ہے۔ بائی بیک کی یہ صورت ظاہر ہے ناجائز ہے، کیونکہ سودی قرض ہی کی ایک شکل ہے۔

(۳۰) بینک سے قرض حاصل کرنے والا اگر مقررہ وقت پر بینک کو قرض واپس نہ کر سکے تو وہ بینک سے درخواست کرتا ہے کہ قرض کی مدت میں توسیع کر دی جائے، بینک نئی شرائط اور نئی شرح سود کے ساتھ یہ درخواست منظور کرا لیتا ہے، گویا یہ نئی شرائط پر ایک نیا قرض ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نواب سید صدیق حسنؒ خاں کی سیرت نگاری

محمد یٰسین مظہر صدیقی *

مو لا نا سید صدیق حسن خاں قنوجی، بھو پالی (۱۸۳۲ـ۱۸۹۰ء) ایک متجر عالم اور جلیل القدر مصنف تھے۔مختلف علوم وفنون کی مانند انہوں نے سیرت نبویؐ پر بھی لکھا ، اگر چہ اس فن شریف میں ان کی عبقریت ایک رسالے تک محدود ہے۔ ان کا یہ مختصر رسالہ الشمامة العنبرية من مولد خير البرية ۱۳۰۵ھ میں بھوپال سے شائع ہوا تھا ، وہ اردو میں ہے۔ ان کے سوانح نگاروں میں سے ان کے فرزند گرا می قدر مو لا نا سید محمد علی حسن خاںؒ اور مولانا سید محمد اجتباء ندوی مدظلہ العالی نے اس کا ذکر کیا ہے ۔مگر اس کے عنوان میں تھوڑا سا فرق ہے ۔ اول الذکر نے اسے ’’بیان مولد شریف‘‘ کا اور مؤخر الذکر نے سیرۃ کا رسالہ کہا ہے؟ اور سچ یہ ہے کہ وہ پوری سیرت نبویؐ پر حاوی ہے ۔ میلا دنامے سے صحیح رائے نہیں قائم ہوتی ۔ اگر چہ حضرت مولف نے اپنے زمانے کے چلن کے مطابق اسے ایک میلا دنامہ ہی قرار دیا ہے اور اسکی تالیف کے اسباب سے خاصی اچھی بحث کی ہے ۔(۱)

مؤلف گرامی قدر نے ’’مقدمہ بیان میں مولفات میلا دشریف کے‘‘ وضاحت کی ہے کہ سیرت نبویؐ کامل پر سلف امت کی کتابیں بکثرت موجود ہیں لیکن ’’تعلیم وتعلم اُون کتب کا اہل اسلام ایک عمرِ دراز سے متروک ہے‘‘ حالانکہ کتاب وسنت کے بعد دوسرا کوئی علم نافع تر نہیں ہے ۔۔۔ ’’دریافتِ احوال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عام و خاص فقط رسائل پر اقتصار کیا ہے اور مؤلفین رسائل میلا د نے رطب ویابس کو جمع کر دیا ہے‘‘ اور عمدہ قدیم و جدید کتب سیرت کی طرف انہوں نے ذرا توجہ نہیں کی ۔ حضرت مؤلف نے قاضی عیاض کی الشفاء ،قسطلانی و زرقانی وغیرہ کی مو اهب اللدنيه، هدى نبوى اور صراط مستقيم اور مدارج النبوة کا بطور خاص ذکر کیا ہے ۔ پچاس سے زائد رسائل میلا د نبویؐ میں سے جب ان کو کوئی کتاب اعتمادِ کل کے لائق نظر نہیں آئی تو انہوں نے خود سیرت نبویؐ پر یہ رسالہ صحیح روایات واخبار کی بنیاد پر تالیف کیا۔ نواب مرحوم نے یہ بھی اظہار کیا ہے کہ وہ بہت کچھ تفصیل پر دسترس رکھتے تھے لیکن ابناء عصر کے قصور ہمت کے سبب ’’فقط ضبط اطراف پر وقوف ہوا۔‘‘ انہوں نے یہ بھی صراحت کر دی ہے کہ ’’شیخ امام سید شبلنجی معروف بمومن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب نو ر الا بصار میں بذکر سیرت نبویہ جو کچھ لکھا ہے اس جگہ اوس سے تلخیص مطالب بازیادت حسنہ کر کے بذیل فصول ۔۔۔ حوالہ قلم صدق رقم ہوتا ہے ۔‘‘(۲)

---

* سابق ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ دہلوی ریسرچ سیل ،ادارہ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا۔

شیخ شبلنجی مصری تھے اوران کا نام ونسب تھا: سید مومن بن حسن مومن اوران کی تاریخ ولادت تھی ۱۲۵۵ھ ان کی کتاب کا نام ہے: نو ر الا بصار فی مناقب آل بیت النبی المختار (۳)

حضرت مولفؒ نے اپنے مختصر رسالہ سیرت کو (جوکل ۱۱۶مطبوعہ صفحات پر مشتمل ہے) مختلف فصول میں تقسیم کیا ہے،جن کے صفحات اور ترتیب حسب ذیل ہیں:

۱۔نسب وولادت شریف (۶۔۱۳)

۲۔مرصغات نبوت (۱۳۔۲۰)

۳۔معاہدہ قریش، وفات ابوطالب،سفرطائف اورابتداء اسلام الغاروغیرہ (۲۰۔۲۹)

۴۔ہجرت وغیرہ (۲۹۔۴۰)

۵۔خصائص آنحضرت اور دلائل نبوت (۴۰۔۵۷)

۶۔اسماء والقاب نبوی (۵۷۔۵۹)

۷۔شمائل نبوی (۵۹۔۶۷)

۸۔معجزات شریفہ (۶۷۔۷۶)

۹۔غزوات (۷۶۔۸۲)

۱۰۔اعمام وعمات،ازواج وخدم وغیرہ (۸۳۔۹۹)

۱۱۔سیرنبوی وخلفاء راشدین (۹۹۔۱۰۸)

۱۲۔مرض وفات آنحضرتؐ (۱۰۸۔۱۱۴)

۱۳۔ذکرندب ورثاء نبوی (۱۱۴۔۱۱۶)

رسالہ / عجالہ بقول مولفؒ کی یہی فصول ہیں لیکن ان سے اس کتاب مستطاب کی قدرو قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ان میں سے ہر فصل میں فاضل گرامیؒ نے بہت سے مباحث کو یکجا کر دیا ہے۔ان کا صحیح تجزیہ چند تجزیاتی عناوین کے تحت کیا جاتا ہے۔ان تجزیاتی مباحث میں بھی اختصار پر ہی اکتفا کرنا ضروری ہے۔مفصل تحلیل وتجزیہ کی صورت میں ایک ضخیم مقالہ تیار ہو جائے گا۔

دراصل مقصود نواب صدیق حسن خاںؒ کی سیرت نگاری پر ایک تنقیدی بحث ہے۔اس کا تقاضا ہے کہ کتاب کے محاسن کے ساتھ اس کے کمزور پہلوؤں کو بھی سامنے لایا جائے اور خاکسار راقم اپنے علم واطلاع تک اس کا مکلّف ہے۔

شمامہ عنبریہ کی موضوعاتی فہرست سے موضوعات ومباحث سیرت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہ عام سیرتی کتابوں کے موضوعات سے ذرا مختلف ہے۔ان میں تاریخی توقیت کا بہت زیادہ خیال نہیں رکھا گیا ہے بلکہ وہ موضوعاتی ترتیب رکھتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان میں تاریخی مباحث اور سیرتی واقعات کے بیان/بیانیہ میں تاریخی توقیت بھی ملتی ہے اور زمانی ترتیب بھی پائی جاتی ہے۔ بہر حال اس پر موضوعاتی ترتیب کا کافی غلبہ ہے۔

فصول کے عناوین سے بسا اوقات ان کے تحت آنے والے مباحث کا علم نہیں ہوتا کہ وہ عناوین اتنے مفصل نہیں ہوسکتے۔حضرت مولف نے ان فصول میں سے بیشتر میں بالخصوص تاریخی واقعات اور سیرتی کوائف میں بہت سے واقعات جمع کر دیئے ہیں۔ محققین کی مانند وہ ایک ہی فصل کے اندر دوسرے متعلقہ مباحث بھی لے آتے ہیں جیسے ولادت کے باب میں بعض خصائص نبوی کا ذکر آ گیا ہے اور ان پر علماء محققین کا مباحثہ بھی (ولادت کے وقت قصورِ شام کے نظر آنے کی توجیہ اور محدثین کے اقوال (۴) خصائص میں مختون ہونے کی بحث میں امام ابن قیمؒ کی رائے (۵) شق صدر کی بحث میں چار بار کی بحث اور مکی دور حیات کا ایک جامع تجزیہ بحوالہ ابن عبدالبر۔(۶)

مرضعات نبوت کی فصل میں رسول اکرمؐ کی رضاعی ماؤں بالخصوص حضرت ثویبہؓ اور حضرت حلیمہ سعدیہ کے ذکر خیر کے علاوہ ،عواتک (عاتکہ) نامی خواتین ، جو امہات نبوی میں شامل تھیں ،کا ذکر مختصر، رسول اکرمؐ کے لڑکپن کے واقعات جیسے والدہ ماجدہ کے ساتھ سفر مدینہ،عبدالمطلب ہاشمی کی پرورش ، ابو طالب کی کفالت ، ان کے ساتھ سفر شام ، واقعہ بحیرا ، یمن کا تجارتی سفر ، رعی غنم ، مالِ خدیجہؓ کے ساتھ تجارت اور دوسرا سفر شام ،حضرت خدیجہؓ کے ساتھ نکاح ،تحنث حراء ، نبوت و بعثت ،حضرت ورقہؓ کی ملاقات وتصدیق وتسلی ،فترتِ وحی ،نماز وصلوٰۃ ، وضو، خفیہ تبلیغ کا زمانہ ، سابقین اولین ، ایذاء مسلمین ،ہجرت حبشہ وغیرہ شامل ہیں ۔(۷) یہی حال بعد کی فصول میں سے متعدد کا ہے ، اگلی فصل میں مکی عہد کے تمام واقعات ہیں پھر ہجرت کی فصل میں اولین واقعات مدینہ جیسے تعمیر مساجد قباء ومدینہ اور مکانات ہیں۔غزوات کی فصل میں تمام واقعات بھی موجود ہیں ۔ البتہ بعض فصول اپنے موضوع سے وابستہ اور اسی میں پیوستہ ہیں جیسے خصائص و دلائل نبوت کی فصل خاص جس میں آٹھ نوع کے خصائص بیان کئے ہیں ۔ (۸) پھر دلائل نبوت ہیں ۔(۹) ۔اسماء والقاب نبویؐ کی فصل بھی اپنے موضوع پر ہی ہے ۔ اسی طرح شمائل اور معجزات کی فصول موضوع سے وابستہ ہیں ۔ اسی طرح باقی فصول سوائے غزوات کے یک موضوعی ہیں ۔ البتہ ان فصول یک موضوعی نے توازن بگاڑ دیا ہے۔ خصائص اور دلائل اور معجزات وشمائل کی فصول دوتہائی کتاب پر حاوی ہیں۔

۱۔مختصر سیرت:

سیرت نبوی کی ضخیم اور عظیم کتابوں کی تالیف کے ساتھ ساتھ زمانہ قدیم سے مختصرات سیرت کا بھی رواج رہا۔ سیرت پر مختصر رسالے اور اجزاء طلبہ وحفاظ کے لیے لکھے جاتے تھے یا بقول مؤلف گرامی قصور ہمت والے ابناء عصر کے لیے۔ تاکہ وہ چند اوراق یا ایک مختصر کتاب میں سیرت نبوی کے تمام اہم مباحث سے واقف ہوجائیں۔ ان کو مختصر کا نام دیا گیا۔ نواب سید صدیق حسن خاں کا یہ عجالۂ نافعہ اسی نوع کا مختصر سیرت ہے مگر وہ کامل سیرت نبوی پر حاوی ہے۔ قدیم، معتبر اور معیاری مختصرات سیرت سب کے سب اسی نوعیت کے ہوتے تھے۔

مختصر سیرت کا ایک رجحان قدیم تو یہ تھا کہ مؤلفین کرام اپنی طبع زاد مگر کافی ملخص سیرت لکھتے تھے۔ بعد میں دوسرا رجحان یہ پیدا ہوا کہ وہ مختلف امہاتِ کتب کی بنیاد پر ایک خلاصہ سیرت ترتیب دے لیتے تھے۔ اسی طرح ایک متاخر رجحان اور پیدا ہوا کہ مختصر نگار کسی ایک مختصر پیش رو کو بنیاد بناتے تھے یا عظیم وضخیم تالیف سیرت، کی تلخیص کرتے تھے اور اس میں اپنی طرف سے اضافے کرتے تھے۔ غلط روایت پر استدراک کرتے اور ناقص معلومات کو پر کرتے تھے۔

بعض عربی مختصرات کے فارسی یا دوسری زبان میں ترجمے کیے گئے اور ان میں مترجم گرامی نے اپنے اضافات فرما دیئے جیسے حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (۱۷۰۳-۱۷۶۲ء) نے امام ابن اسید الناسؒ (محمد بن محمد، م: ۷۳۴/۱۳۳۴) کی مختصر سیرت نور العیون کا فارسی ترجمہ کیا اور اس کی ضعیف روایات پر استدراک کیا اور صحیح روایات کا اضافہ فرمایا۔(۱۰)

شمامۂ عنبریہ بلاشبہ ایک پیشرو مولف کی کتاب نور الابصار کا خلاصہ ہے مگر مختصر نگاروں کی روایت عالی کے مطابق مؤلف گرامی نے اس میں بہت سی کتابوں کے اضافے کیے ہیں۔ ان پر بحث مآخذ شمامہ میں آتی ہے۔ روایات کے اضافے کے ساتھ تنقید وتبصرہ بھی ہے۔ نئی معلومات کا حسین و اہم اضافہ ہے۔ بہت سے عالی مباحث بھی ہیں۔ کتاب وسنت کی مستقل رعایت کی گئی ہے۔ بعض روایات سیرت کو بلا نقد قبول کرلیا ہے، ان میں ضعیف روایات بھی ہیں۔ اپنے اضافات، تنقیدات اور استدراکات اور مسامحات کی وجہ سے یہ رسالۂ سیرت زیادہ اہمیت کا حامل بن گیا ہے۔

۲۔خاص نقطہ نظر کی پابندی

اگرچہ حضرت نوابؒ وسیع القلب، معتدل فکر ونظر والے اور ائمہ سلف کا احترام کرنے والے تھے تاہم کتاب وسنت کی پاسداری کے نام پر بسا اوقات اہل حدیث کا طرز فکر اپناتے تھے اور اسی کو ترجیح دیتے تھے۔ یہ

مسلکی عصبیت ہر گروہ اور ہر فرد بشر میں پائی جاتی ہے اور وہ فطری بھی ہے اگر وہ جارحانہ اور باعث فساد ہے جب دوسروں کی تغلیط کرتی ہے۔نواب موصوف نے البتہ جارحانہ رخ اور تغلیط کرنے کا رویہ نہیں اپنایا ہے لیکن روایات سیرت اور واقعات تاریخ میں وہ اپنے خاص مسلک اور مسلکی علماء و رواۃ کی آراء کو ترجیح ضرور دیتے ہیں خواہ ان کی تائید جمہور سے نہ ہوتی ہو۔ان کی چند مثالیں اور ان کے رجحانات کو مختصر طور سے پیش کیا جاتا ہے تاکہ تفہیم کتاب میں سہولت اور دعوائے خاکسار کی صحت قائم ہو۔

- ولادت سیرت کی تاریخ اور بعض دوسری تاریخوں میں نواب صاحب مرحوم اہل حدیث اور اہل سیر کا فرق کرتے ہیں اور بالعموم اول الذکر کی آراء و روایات کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ فنی لحاظ سے اور جمہور علماء کے مطابق اہل سیر کا اتفاق و اجماع قابل ذکر ہونا چاہیے۔
- حضرت نوابؒ امام ولی اللہ دہلویؒ اور امام سیوطی و حافظ ابونعیم وغیرہ بعض پیشرووں کی مانند ضعیف اور بعض اوقات روایات سیرت کو قبول کر لیتے ہیں۔محض اس بنا پر کہ وہ اصحاب حدیث کے بعض طبقات نے بیان کی ہیں جیسے معجزات و مبشرات ولادت و رضاعت اور ہجرت وغیرہ۔
- حضرت مولف گرامی قدرؒ کو ''اہلبیت'' سے خاص محبت و تعلق خاطر تھا۔غالباً ان کی خاندانی نسبت کو بھی اس میں دخل تھا۔لہٰذا وہ ان کے باب میں بالخصوص مناقب حضرت فاطمہ و علی و حسنین کے بارے میں ضعیف روایات بیان کر جاتے ہیں۔
- نواب صاحبؒ کو تصوف بلکہ رواجی تصوف سے بھی دلچسپی اور عقیدت تھی، حالانکہ وہ بدعات کے مخالف تھے۔سیرت کے بہت سے مباحث و ابواب میں ان کا صوفیانہ نقطہ نظر بھی جھلک جاتا ہے۔

۳۔غلط و ضعیف روایات

یہ عجیب بات ہے کہ سیرت نبویؐ کے بیان میں بسا اوقات اہل حدیث اور ماہرین فن بھی ضعیف روایات نہ صرف قبول کرتے ہیں بلکہ ان کو بلا نقد و تحلیل بیان کرتے ہیں۔ان کے روایتی اور درایتی ضعف کی طرف کوئی اشارہ نہیں کرتے۔سیوطیؒ اور ابونعیم اصفہانیؒ جیسے طالبان دلیل کی بات نہیں کہ وہ بقول نواب صاحب ہر رطب و یابس کو جمع کر دیتے ہیں۔متاخرین میں امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہؒ نے بھی سیرت نبوی کے باب میں بہت سی ضعیف روایات نقل کر دی ہیں۔(۱۱) بہر حال ان پر دوسرے ائمہ سیرت نے نقد کیا ہے، اور کہا ہے نواب صدیق حسنؒ بھی اس کمزوری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔شاید وہ انہیں خوش گمان روایات اخبار اور خوش عقیدہ محبان سیرت کے غلوئے عقیدت کے جذبے سے خود بھی مغلوب ہو گئے تھے۔ان روایات کا ایک اشاریہ درج ذیل ہے:

- ولادت نبوی کے وقت ظہور پذیر ہونے والے معجزات ومبشرات جیسے یہودی عالم کی بشارت ولادت نبیؐ (۱۲)، کوشکِ کسریٰ کی حرکت اور چودہ کنگروں کا انہدام، آتشِ فارس کا بجھنا اور چشمۂ ساوہ کا خشک ہونا، والدہ ماجدہ کے عجائب کا نظارہ، ولادت کے وقت آنحضرتؐ کا سجدہ ریز ہونا وغیرہ، دوران حمل زمین قریش پر سرسبزی اور رحمت وغیرہ (۱۳)
- والد ماجد جناب عبد اللہ کی ابواء میں تدفین کی روایت نئ ضرور ہے مگر غلط ہے، غالباً مدفنِ والدہ سے التباس ہوگیا (۱۴)
- بحیرا راہب اور دوسرے راہب سے ملاقات کی روایات پہلے اور دوسرے سفرشام میں (۱۵)
- غار ثور میں مکڑی کے جالے اور کبوتروں کے انڈے کی روایات وغیرہ (ہجرت نبوی کے بیان میں)۔(۱۶)
- عبدالرحمٰن بن ابی بکرکوصغرِسن کہا ہے جبکہ وہ جوان رعنا تھے۔(بوقت ہجرت نبویؐ)(۱۷)
- حضرت ام معبدؓ کے خیمہ کے پاس ایک درخت کا معجزاتی اثر (۱۸)
- وفات نبوی وحضرات علی وحسینؓ کا اس پر اثر۔
- خصائص و دلائل میں مختلف روایات بالخصوص حضرت فاطمہؓ کے پل صراط سے گزرنے کے وقت سب کو آنکھ بند کرنے کا حکم (۱۹)
- معجزات میں متعدد کا بیان جیسے حواب کے کلاب کا حضرت عائشہؓ پر بھونکنے کی روایت وغیرہ (۲۰)

۴۔روایات پر محاکمہ

سیرت وتاریخ میں بالخصوص اور دوسرے علوم وفنون میں بالعموم ایک واقعہ یا حال کے لیے کبھی کبھی ایک سے زائد روایات اورآراء ملتی ہیں۔متعدد روایات واقوال میں تائید سے زیادہ تصادم وتضاد کا عنصر صاحب قلم کے لیے مشکل پیدا کرتا ہے۔سہل نگاری کے مارے ہوئے اہل قلم ان مختلف روایات کو بیان کرنے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے ہیں اور ان پر محاکمہ نہیں کرتے۔صاحبان بصیرت و بصارت ان مختلف روایات اور متصادم اقوال وآراء پر بحث کرتے ہیں اور کسی ایک کو ترجیح دیتے ہیں۔وہ ترجیح کے وجوہ واسباب سے بھی بحث کرتے ہیں یا ان کی طرف اشارہ کردیتے ہیں تاکہ عام قاری کو الجھن نہ ہو اور فنی تقاضا بھی پورا ہو۔نواب صدیق حسن خاںؒ نے بالعموم مختلف و متضاد روایات پر محاکمہ کیا ہے اور اپنی ترجیح کا عندیہ بھی دیا ہے۔لیکن کچھ ایسے مقامات مشکل بھی آئے ہیں جہاں ان کے بھی پر جل اٹھے ہیں اور وہاں انہوں نے خاموشی کو ترجیح دی ہے۔

تاریخ ولادت نبوی پر خوب بحث کی ہے اور اہل حدیث، اہل بصیرت/ ''معرفتِ تواریخ ''اور جمہور علماء کے قول کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے معاً بعد مکان و مقام ولادت میں مختلف اقوال بیان کر کے ان پر محاکمہ نہیں کیا۔(۲۱)

- والد ماجد کے انتقال کی مختلف تاریخوں کا ذکر ولادتِ نبوی سے قبل کی تاریخ کو راجح قرار دیا ہے۔(۲۲)
- آپ ﷺ کے مختون پیدا ہونے کی مختلف روایات پر خوب بحث کی ہے اور عقیقہ کے بعد ختنہ ہونے کو راجح کیا ہے۔(۲۳)
- ولادت نبوی، واقعہ فیل کے پچاس دن بعد۔ سہیلی کے نزدیک مشہور ہیں دمیاطی کے مطابق ۵۵ دن بعد، بلا محاکمہ(۲۴)
- اسلام حمزہ و عمر ۶ ھ میں نبوت علی الراجح۔(۲۵)
- تنہا یا حضرت زید بن حارثہؓ کے ساتھ سفرِ طائف کی دو روایاتِ بلا محاکمہ(۲۶)
- علی مرتضٰی کی آنکھ دکھتی تھی اس میں تھوک دیا وہ اچھی ہوگئی، یہ معجزہ دن حنین کے ہوا۔'' **(لکن المشھور فی الصحیحین وغیرھما من الکتاب المعتبرہ [کذا] انه یوم خیبر)**(۲۷)
- والدین ماجدین کے زندہ کرنے کے بعد ایمان لانے کی روایات پر بحث''وقد جزم بعض العلماء ان ابویه علیه وسلم ناجیان ولیسا فی النار۔ والکلام فی آبائه الشرفاء طویل ، والسکوت فی ھذا الباب احوط۔'' انتھی ماثبت بالسنه(۲۸)
- فرضیت حج میں اختلاف سن؛ ۵،۶،۷،۸،۹ اور ۱۰ سن میں بلا محاکمہ۔(۲۹)

یہ چند روایات کا معاملہ ہے۔ حضرت مؤلف نے اسی طرح بہت سی روایات پر محاکمہ کیا ہے اور بعض کو بلا محاکمہ چھوڑ دیا ہے۔

۵۔ جرح و تعدیل اور نقد

مولف گرامی صاحب فکر و نظر بھی تھے اور حدیث و قرآن اور سیرت و سوانح کے صاحبِ بصیرت عالم بھی، وہ اپنے رسالے میں بعض روایات پر نقد کرتے ہیں، بالخصوص جرح و تعدیل کے اصول سے کام لے کر ان کا ضعف بتاتے ہیں اور ان کے بالمقابل صحیح روایات لاتے ہیں۔ متقدمین کی صحیح و معتبر روایات کی وہ تعدیل بھی کرتے ہیں۔ وہ دونوں فکر کے قائل ہیں۔ اگرچہ ایسے مواقع اس کتاب میں کم آئے ہیں لیکن بہرحال حضرت مؤلف نے ان کے بارے میں اپنی یا دوسرے ائمہ محدثین کی رائے ضرور نقل کی ہے۔ چند مثالیں حاضر ہیں:

۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کی رضاعت کے زمانے میں شق صدر کے دوران آپؐ کے حضرت جبریلؑ کے ذریعہ ختنہ کیے جانے کی روایت کو امام ذہبی کے حوالے سے منکر بتایا ہے۔لیکن ان کا عربی فقرہ هذا منكر اردو میں نقل کرنا بے معنی ہے۔(۳۰)

۔ آدمؑ سے قبل نبوت محمدیؐ کی حدیث کی روایت اور ابن حبان و حاکم وغیرہ کی تصحیح (۳۱)

۔ مستدرک میں ولادت باختنہ کے اخبار متواترہ پر تبصرہ کہ شاید مراد اس سے شہرت ہے نہ تواتر بطریق سند'' (۳۲)

۔ شیخ عبدالحق دہلوی حنفیؒ کی نقل عبارت از ابن الحاج ، المدخل کے حوالے سے مولد شریف میں بدعات پر نقد (۳۳)

۔ شق صدر چار بار ثابت ، پانچویں بار کا شق ثابت نہیں ہے۔(۳۴)

۔ یہ شق پانچ بار ہوا تھا'' بحث بر شق (۳۵) نیز رؤیت باری کی تائید۔تضاد قول وشاذ منکر

۔ بالجملہ اُس رات پانچ نمازیں حضرت پر فرض ہوئیں ۔ اُوسی عدد رکعات پر جو اسلام میں متعین ہے وھوالاصح۔(۳۶)

۔ غسل جمعہ کے وجوب کی حدیث کو حدیث ضعیف کہا ہے۔(۳۷) (جبکہ دَین قرض کے بارے میں حدیث کو علی الصحیح کہا ہے۔

۔ معجزات میں سوسمار، گرگ اورنسب وحمل کی شہادت نبوت کی روایات وغیرہ کے بارے میں نقد'' لیکن غریب ضعیف ہے بلکہ بعض اس کے قائل ہیں کہ متن واسناد کی راہ سے ثابت نہیں ۔اور مادۂ آہو، نے گواہی رسالت پر دی ۔اس حدیث کو بیہقی وابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے ۔لیکن حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں : لا اصل له ومن نسبه الى النبیؐ فقد كذب (۳۸) نیز تبصرہ نواب موصوف۔

۔ اسی جنس سے مسئلہ نقش قدیم شریف کا ہے کہ حدیث سے ثابت نہیں لیکن اکثر شہروں میں نقش قدم بنا رکھا ہے اور اثر پرستی ہوتی ہے۔حالانکہ حدیث میں ایسے تقولات پر وعدہ جہنم کا آیا ہے۔(۳۹)

۔ حدیث ابوسعید خدریؓ ما تزو جت شيئا من نسائى ولا زوجت شيئا من بناتى الا بو حى جاء نى به جبريل عن ربى عزوجل '' اسکی سند نور الابصار میں نہیں لکھی''۔(۴۰) ان مثالوں سے نواب صاحبؒ کی صلاحیت ودیانت نقد کا ثبوت ملتا ہے۔

۶۔توقیت کی بحث

تاریخ وسوانح اور سیرت ومغازی میں ایک مشکل مقام تاریخ و وقت کا آتا ہے، اسے توقیت کہا جاتا ہے۔ مختلف واقعات واحوال کے متعلق بسا اوقات تاریخوں کا اختلاف نظر آتا ہے وہ اصلاً راویوں کی معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔جس کو جو تاریخ ملی یا مناسب معلوم ہوئی وہ بیان کر دی۔تاریخ ملنے میں علم کا قصور بھی ہوسکتا ہے اور مناسب معلوم ہونے میں پسند کا۔کبھی کبھی تطبیق وتوفیق دینے کے عمل سے بھی یہ اختلافِ تاریخ ملتا ہے۔اس میں متاخر تحقیقات وآراء اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔

سیرت نبوی کے باب میں ایسی توقیت اور تاریخ کی مشکل اس وقت اور بڑھ گئی جب وہ اہل حدیث واہل سیر کا اختلاف بن گئی۔محدثین کرام نے اگر کوئی غلط تاریخ کسی تسامح کے سبب بیان کر دی یا کسی ایک خاص سیرت نگار کے بیان پر نقل کر دی تو اہل حدیث نے فرض سمجھ لیا کہ وہی صحیح ہے خواہ وہ محققین اور ماہرین اور جمہور کے خلاف ہی کیوں ہو یا حقیقت کے منافی کیوں نہ ہو، اس بابِ خاص میں عام قبول کرنے والوں نے محقق شارحین حدیث اور متبحر محدثین کی رائے وتنقید کو بھی درخوراعتناء نہیں سمجھا۔نواب صدیق حسن خاںؒ نے سیرتی توقیت میں بسا اوقات یہی رویہ اپنایا ہے اور جمہور محققین سیرت کی اجتماعی رائے کو بھی نظرانداز کر دیا اور ان کی تائید میں عظیم ترین محققین حدیث کی تنقید اور رائے بھی نہیں قبول کی ہے۔یہ خالص مسلکی تقلید ہے،۔مثلاً تاریخ ولادتِ نبویؐ کے باب میں لکھتے ہیں ''مختار اہل حدیث یہ ہے کہ ہشتم ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔'' بارہ ربیع الاول کی اہل سیر کی اجتماعی تاریخ نہیں قبول کی اگرچہ اس کو جمہور علماء کا قول کہا ہے۔بہرحال یہ ان کے شرف کی بات ہے کہ انہوں نے کسی رائے کو نہیں چھپایا اور نہ اسکی تغلیط کی (۴۱) دوسری توقیتی آراء ومباحث یہ ہیں:

- ''جب والدہ کا انتقال ہوا تو طفل چہار سالہ یا شش سالہ تھے۔''(۴۲)
- ''جب آپ کی عمر ۸ برس دو ماہ ۱۰ دن کی ہوئی تو عبدالمطلب نے انتقال کیا۔''(۴۳)
- ''نکاح خدیجہ کے وقت عمر آپ کی پچیس برس دس ماہ دس دن تھی۔'' اور یہ تیسرا سفر شام تھا۔(۴۴)
- جب چالیس سال عمر شریف کی تمام ہوئی اور بعض نے کہا: ۴۰ دن یا ۱۰ دن یا دو ماہ اوپر سال روز دوشنبہ ۱۷ شب رمضان سے یا ۷ شب یا ۲۴ شب۔نزول جبریلؑ بالقرآن بلامحاکمہ۔(۴۵)
- ابتدا نبوت کے بعض اقوال میں روز دوشنبہ ہشتم ربیع الاول آئی ہے۔(۴۶)
- وفات ابوطالب ۱۰ نبوی اول ذی قعدہ میں بعد ہشت ماہ و ۲۱ یوم کے خروج حصار شعب سے۔(۴۷)
- ابتداء سفر طائف ورجوع کی تاریخیں۔یہ رجوع آپ کا طائف سے ۲۳ شب ذی قعدہ کو ہوا تھا۔(۴۸)

- اسراء ومعراج کی تاریخی بعمر ۵۱سال ۹ ماہ، بیداری میں، شب شنبہ ۲۷ ربیع الاول۔(۴۹)
- دوشنبہ ’’ربیع الاول یا دوازدہم ربیع الاول‘‘ کو مدینہ میں داخلہ۔(۵۰)
- قبا میں قیام کی مدت پر اختلاف :۲۲ دن ٹھہرے یا ۱۴ شب یا ۳ یا ۴ دن‘‘۔(۵۱)
- غزوات کی فصل میں واقعات کی توقیت جیسے اذان، خطبہ جمعہ، مواخات کی توقیت (آٹھ مہینے کے بعد آمد مدینہ)(۵۲)
- (۲۷ رمضان ۲ھ غزوہ بدر، ۲۸ رمضان ۲ھ، زکوٰۃِ فطر کی فرضیت، نماز عید الفطر وعید الاضحیٰ اور قربانی ۲ھ غزوہ سویق کا پنجم ذوالحجہ کو ہوا)
- سال سوم ہجرت: بماہِ شوال شراب حرام ہوئی یا سال چہارم میں۔ تاریخ غزوہ احد۔(۵۳)
- سال چہارم ہجرت: غزوہ بنی نضیر وذات الرقاع، نماز خوف، ولادت حسین بن علیؓ، نزول آیت تیمّم۔
- سال پنجم غزوہ دومۃ الجندل، وغزوہ مریسیع، بحوالہ ترجیح حاکم اور بعض نے کہا کہ سنہ ششم میں ہوا تھا علی ما قاله ابن اسحاق و ابن حزم به الطبری وغیرہ اور موسی بن عقبہ نے کہا کہ سنہ چار میں ہوا تھا،(۵۴)
- غزوہ خندق پر اختلاف ابن اسحاق وموسیٰ بن عقبہ۔ موخر الذکر سال چہارم کے قائل ہیں۔(۵۵)
- ازواج مطہرات میں بعض کی شادیوں اور وفات کی مختلف تاریخیں۔(۵۶)
- ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہؓ کی افضلیت پر مباحث کی توقیت اور وفات بنات کی توقیت (۵۷)
- اولاد نبوی کی ولادت ووفات کی توقیت۔(۵۸)
- وفات نبوی کے واقعات کی توقیت و مابعد دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول ۱۱ ہجری کو انتقال فرمایا۔‘‘(۵۹)

دوشنبہ کی اہمیت دوبارہ بیان کی ہے۔(۶۰)

توقیت کے ذیل میں حضرت مولفؒ نے جو مختلف طریقے اختیار کیے ہیں اور ان کے گوناگوں نتائج نکلتے ہیں، مثلا:

۱۔ دو یا دو سے زیادہ اختلافی تاریخیں ایک ہی واقعہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ کبھی ان پر محاکمہ کر کے کسی کو ترجیح دیتے ہیں اور کبھی نہیں دیتے۔

۲۔ بعض بڑی حتمی تاریخیں دی ہیں جن میں سال، ماہ اور دنوں تک کا شمار ہے۔ یہ قطعی تاریخیں ہیں۔

۳۔ ان قطعی تاریخوں میں اسلامی واقعات وامور کی متعین تاریخیں ملتی ہیں جو بالعموم دوسری کتب میں بالعموم میں نہیں ملتی۔

۴۔ غزوہ خندق اور غزوہ مریسیع کے بارے میں ۶ ھ یا ۴ ھ/۵ ہجری بیان کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی کا نقد بخاری نہیں نقل کیا۔

۵۔ غزوات کے بارے میں صحیح بخاری کی تمام تاریخیں یا تو امام ابن اسحاق سے نقل کی ہیں یا امام موسیٰ بن عقبہ سے، دونوں اہل سیر تھے۔

۶۔ محدثین کرام نے جن سنین غزوات کو بیان کیا ہے وہ اہل سیر کے بیانات پر مبنی ہیں۔ ان کی ترجیح کسی اہل سیر کی ہی ترجیح تھی۔

۷۔ توقیت سیرت کے باب میں امام نواب صدیق حسن خاںؒ کا مسلک صرف نقل کرنے اور روایت پرستی تک محدود ہے۔(۶۱)

۷۔ مآخذ شمامہ عنبریہ

کہنے کو تو حضرت سید صدیق حسنؒ کا عجالہ محض ایک رسالۂ سیرت ہے اور ایک خاص کتاب پر مبنی، مگر اپنے مآخذ کے لحاظ سے عظیم ترین سیرتوں میں سے بیشتر کا جامع ہے۔ حضرت مؤلف گرامی نے اسے مآخذ و مصادر سیرت کا مجمع البحار بنا دیا ہے۔ بلا شبہ اس میں متعدد متداول اور عظیم مآخذ کا ذکر و حوالہ نہیں ملتا، شاید ان کی عدم دستیابی کی بنا پر۔ پھر یہ بھی ایک حقیقتِ فطری ہے کہ انسانی کاوش تمام کا احاطہ نہیں کرسکتی اور کرنے کی کوشش کرے تو طویل وضخیم دفاتر میں سماتی ہے۔ شمامہ عنبریہ کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ اپنے اختصا و ایجاز کے باوجود بہت سے مآخذ اور ان کی روایات کو سموئے ہوئے ہے۔ اس وصف کے لیے حضرت مولفؒ کا تبحر علمی اور فنی درک تو ذمہ دار ہی ہے، ان کا حوالے کا قدیم عالمانہ طریق بھی کارفرما ہے۔ انہوں نے اپنی اضافہ شدہ روایات سے مآخذ و مصادر کی بحث کو مالا مال اور کشکول سیرت بنا دیا ہے۔ ذیل میں کتاب کے صفحات کے ساتھ مآخذ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- قرآن مجید، ۵۷ (۲۸ نام نبوی) حدیث میں ۱۴ اور کتب انبیاء میں مختلف)
- ابن الجوزی، ۷۹۰۷ (اتحاد منبر سنہ نہم میں ہوا قال ابن الجوزی فی مولدہ)

احمد (مسند) ۴۸، (تحریم عامل صدقات وغیرہ بر آل موالی نبی ﷺ)

قسطلانی، ۷ (مواہب اللدنیہ، تاریخ نبوت/ تنزیل القرآن وحراء) ،۲۰،۲۱) (صحیفہ مقاطعہ) تاریخ اختتام مقاطعہ و وفات ابو طالب) ،۵۴،۵۵ (خصائص نبوی کا ذکر)، ۵۷ (اسماء نبی ﷺ) ،۵۸ (تمام اسماء)، ۱۱۶، دیدار نبوی وخواب کی افادیت۔ حمیدی، ۷۔

- ابن الرفعہ، ۴۹ (قیمت ولا لازم نہیں)، ابن حزم، ۷

- بابلی (البابلی فی سیرتہ)، ۸۱مفصل روایت بابت قتل ابی بن خلف)،
- قضاعی ۷،طیبی ۷
- مسلم ۷،۴۱ (اسماءالٰہی واسماءنبوی کی تعداد)
- زرکشی ،۷،حیاۃ الحیوان ،۸، ۱۳(تین عورتیں عواتک)
- ابن اسحاق،۹، ۱۲(قصیدہ الامیہ ابو طالب)، ۱۴(وفاتِ والدہ آمنہ)، ۱۸(فترۃ وحی تین سال کا کما جزم بہ اسحاق)، ۲۹ (ہجرت صحابہ - ابو بکر وعلی صرف ساتھ رہ گئے)، واقعہ شب ہجرت، ۳۰۔۳۲، ۶۷ (اولین غزوۂ ابواء)، ۸۰۔۸۱ (غزوات قتال)
- حافظ ابونعیم ۔۹، ۱۱
- احمد، البزار، طبرانی، حاکم ،بیہقی ابن حجر کے حوالے سے حدیث عرباض بن ساریہؓ: میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبین تھا اس وقت کہ آدمؑ اپنی خاک میں منجدل تھے ۔۔۔۔۔الخ۔۱۰
- طبرانی ۱۰۷(مناقب صحابہؓ)
- بیہقی، ۱۰۔۱۱، ۳۸ (ناقہ کے باب ابو ایوب پر بیٹھنے پر جوار بنی النجاّر کا گیت)، ۴۱ (اصل صورت جبریلؑ کو دیکھا)، ۵۴ (دلائل النبوۃ میں مذکورہ صفت تورات)
- مستدرک (حاکم)، ۱۰۔۱۱، ۳۳(شب ہجرت خاک جس پر پڑی مقتولِ بدر ہوا ۔ ابن ابی حاتم)، ۴۸ (واجبات کے خصائص جیسے دو رکعات فجر وغیرہ)
- مختارہ ۔۱۱،ابن العماد حنبلی ،۸۷ (تفصیل ازواج)
- خطیب ۔۱۱،ابن سعد ۸۲، (قتل یہودیہ جس نے زہر غزوہ خیبر میں دیا تھا)
- ابن عساکر ۔۱۱
- شرح عبدالسلام (جو ہرہ میں خدیجہ اور فاطمہ کی افضلیت) (۸۷)
- ابن قیم ۔۱۱، (ختنہ پر بحث)، ۱۳(زن سعدیہ مرضعہ نبوی)
- سہیلی ،۱۱، ۱۳ (ذکر العواتک)سبکی ،۸۸ (افضلیت خدیجہ لسبب حدیث نبوی)
- شیخ الاسلام ابن حجر (شرح بخاری)،افضلیت حضرت عائشہ وغیرہ کی جہات ۔دمیاطی ۔۱۱
- شیخ الاسلام زکریا انصاری (کتاب بہجۃ الحاوی)، ۸۷(تفصیل خدیجہ وعائشہ / نیز ابن العماد کی تصحیح)
- شیخ عبدالحق دہلوی حنفیؒ، ۱۱، ۱۲(شق صدر پر رسالہ شیخ)، ۵۹۔۶۰ (مشکوۃ کا ترجمہ ابن حجر مکی کی شرح شمائل)

- فارسی اقتباس۔۱۱۳(کتاب ما ثبت با لسنۃفی ایام السنۃ) کے حوالے سے انوارالتنزیل و مدارک کا ذکرآخری آیت میں)۔۱۱۶،ابن عبداللہ(نبوت بمعر چالیس سال،تیرہ سالہ مکی اور دس سالہ مدنی قیام،حکمتِ بعثت، وفات بعمر تریسٹھ سال) پوری عربی عبارت کا اقتباس ۔(اسلام تبع وغلاف کعبہ سوسال قبل)
- نور الا بصار ۷۵(احادیث جوامع الکلم)۸۲(غزوات وسرایا مع اسائی افسران)
- مجمع البحار شیخ طاہرؒ۱۰۳۔۱۰۴ (سیرت نبوی از ولادت تا وفات)
- یعمری ۱۳۰(مرصغاتِ نبوت میں سے چند کا ذکر)
- نو را لعیون ۔۷۴، و ما قبل معجزات (ذکر ذلك کله ابن سید الناس فی نور العیون)۸۱،۸۲ (تعدادغزوات)
- سرور المخرون،(واقعہ بحیرا)،(تاریخ قدوم مدینہ پراختلاف تاریخ)،۷۵(بےشمارمعجزات)
- رسالة الکلام المبین فی معجزات سید المرسلین ۷۵(بعث کی تعریف حضرت شاہؒ)،۱۰۳(سیر نبوی)
- شیخ محی الدین ابن عربیؒ ،۱۷(تحنّث / تعبد در حراء)،۵۶ (توریت میں خصائص نبوی، روایت محمدیہ بحوالہ محاضرات مسامرات)،۹۶،۹۷(کمانوں کے نام کسی نےنہیں لکھے)
- حلبی (سیرۃ) ،۱۷(زمانہ قرب وحی میں ستارہ شکنی)،۲۸ (نماز پنجگانہ / قبلہ بیت المقدس یا کعبہ)،۳۵ (واقعہ ام معبد)
- بغوی،۲۴(واقعہ حضرت عدّاس بحوالہ تفسیر سورہ احقاف)
- ملّا دو پیازہ،۲۵ (الرسول خیرخواہ دشمناں'' طائف پر عذاب ضمن میں)
- اسد الغابہ،۲۵ (جوار مطعم بن عدی)،۶۰۔۶۱ (حلیہ شریف کا عربی اقتباس)،۹۶ (بکری کا نام)
- ترمذی (شمائل ترمذی)،۶۲ (شمائل نبوی)،۶۶ (سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا)
- مغلطائی،۲۵ (نصیبین کے جنّات سے ملاقات اور سورہ جن کی تلاوت)،۴۸ (صدقہ تطّوع بر نبی)،۵۱ (قوت باہ نبوی)،۱۰۴(سیرت میں بہت اچھی طرح سیر نبوی کا ذکر کیا ہے۔)
- صحیحین،۲۵ (نزول سورہ جن)، حدیث عائشہ، بروز ہجرت ، بخاری کا لفظ ، واقعہ در غار ثور،۳۹ (حضرت عمار کی تعمیر مسجد میں دو دوخشت لے جانے کی روایت)،۲۷،۷۰(چشم علیؓ کا معجزہ)،۸۰(چار عمرے)
- نووی (شرح مسلم / فتاویٰ)، (اسراء ومعراج کی مختلف تواریخ)،۴۳ (شرح المہذب میں بعث لیلة

القدر)،۷۷(الروضہ کے مطابق زکوۃ کی فرضیت وغیرہ)،۸۷(نزول آیت تیمّم۔بحوالہ الروضہ)

- شعرانی ۲۷(معراج منامی ۳۳ بار ہوئی)،۱۰۷(محبت صحابہ)
- ابن اثیر،۲۷(اسرار ومعراج)
- ابن عساکر،۱۰۷(خلفاء راشدین کے مناقب درآیاتِ کریمہ)
- صاحب بردہ (قصیدہ)،۳۴(غارثور کا واقعہ ومعجزات)
- زمخشری (ربیع الابرار)،۳۵(حضرت ام معبد کے بارے میں ہند بنت الجون کی روایت معجزہ)
- شرح مقاصد،۳۹(تعمیر مسجد مدینہ اور حضرت عمارؓ کی شہادت کی پیشگوئی)
- شنوائی (حاشیة الشنوائی علی المولد)بتصرف وزیادات بابت غزوات و واقعات۔۸۰ جما عة من المفسرین ،۴۲(اذان وامامت ونماز کے خصائص)
- رسالہ بلوغ العلی بمعر فة الحلی،(خصائل وشمائل کا منظوم ترجمہ)،۶۳
- (ماوردی،۴۸(فرض نمازوں کا کامل ادا کرنا آپ پر واجب تھا)
- شیخ رفیع الدین مرادآبادی رسالہ سلوة الکتیب بذکر الحبیب فارسی سیرت)۱۰۴
- زوائد الروضہ،۴۸(احکام ساقط نہ ہوئے بحوالہ قفال وابن سبع)،۵۱
- امام غزالی،۵۱(اولاد تمیم داری سے جاگیر میں معارضہ کرنے والا کافر ہے)،۶۲(خربزہ کوشکر و نان کے ساتھ کھاتے)
- ابن حجر مکی،۱۱۶(زیارت نبوی درخواست پر بحث)
- رافعی (نکتہ)،(عورتوں کی زیارت نبوی اور قبر شریف کی زیارت مستحب ہے۔)
- یافعی (مراۃ الجنان) سیرت نبوی۔۱۰۴
- سیوطی (انموذج الحبیب فی خصائص الحبیب)،۵۳(تمام خصائص کا جمع)،(جامع صغیر، جوامع الکلم)

سید صدیق حسن خان ،۶۳ (بیان لباس نبوی میں ایک رسالہ کا حوالہ حاشیہ پر) ، رسالہ تکریم المومنین سیرت خلفاء،۱۰۶، مصابیح ،۵۴(تورات کی عبارت خصائص عربی میں)۔

- مشکوۃ شریف ،۶۴، حاشیہ(باب المزاح)
- حسین بن محمد رافعانی (کتاب شوق العروس وانس النفوس)،۵۷۔۵۸(بعض اسماء نبوی)

- کتاب الجوائز و الصلات ،۵۸ (مشتمل بر اسماء الٰہی و نبوی) صوفیہ کے نزدیک ایک ہزار اسماء نبوی ہیں۔(۱۴۶)

۸۔روایات ومعلومات کے اضافات خاص

اپنے دیباچے یا مقدمے میں نواب صدیق حسن خاں نے وضاحت کر دی ہے کہ امام شبلنجی کا رسالہ یا کتاب ان کا عجالۂ نافعہ کی اساس ہے تاہم اسی پر انہوں نے اقتصار واکتفانہیں کیا ہے، بلکہ دوسری کتب سیرت و حدیث سے نئی روایات اور معتبر معلومات کا اضافہ بھی کیا ہے۔موصوف نے ان اضافات کی نشاندہی کر دی ہے۔کبھی تنبیہ کے لفظ خاص سے،کبھی کسی دوسرے طریقہ سے،کبھی اضافہ کرنے والی روایات کے ماخذ ومولفین کے اسماء کے حوالے سے۔

بلا شبہ اس کتاب / رسالہ سیرت میں حضرت نواب کے یہ اضافات قابل قدر ہیں ۔ وہ ان کی وسعت معلومات ،تبحر علم اور فنی بصیرت کی شہادت دیتے ہیں اور ان کے اس دعوے کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ چاہتے تو تفصیل پیش کر سکتے تھے۔جس پر انہیں کلی دسترس حاصل تھی۔

- دوشنبہ کی حیات طیبہ میں اہمیت دکھانے کے لیے مختلف روایات کا اضافہ کیا ہے۔ ولادت ، ہجرت ، فتح مکہ،نزول سورہ مائدہ اور نبوت و بعثت (۶۱)
- مکان / مقام ولادت کی روایات ’’ف‘‘ کے تحت (۶۲)
- انبیائے سابقین کے مختون پیدا ہونے کی بحث ’’ف‘‘ کے تحت (۸بحوالہ کعب احبار / حیاۃ الحیوان)(۶۳)
- شام کی فضیلت بحوالہ احادیث محدثین ۔قصور شام بوقت ولادت نظر آنے کے عجائب ہیں ۔(۶۴)
- حضرت ثوبیہ کی ’’اسلمیہ‘‘ نسبت ۔(۶۵)
- آنحضرت نے ہمراہ اپنے چچا وزبیر وعباس ابناء عبدالمطلب کے سفر یمن واسطے تجارت کے کیا تھا‘‘(۶۶)
- رعی غنم انبیا کی سنت اور اسکی حکمت ۔(۶۷)
- تحنث در غار حرا، شیخ محی الدین کے مطابق شریعت ابراہیم خلیل اللہ پر تھا،وقیل غیر ذالك ۔(۶۸)
- ابو طالب کے کفر پر مرنے سے متعلق تنبیہ کے تحت چار اقسام کفر کی بحث اور ’’ف‘‘ کے تحت وفات خدیجہ۔(۶۹)
- ’’ف‘‘ کے تحت طریق ہجرت کے عجائب میں حضرت ام معبد خزاعیہ کا واقعہ (۷۰)
- ’’ف‘‘ کے تحت ہجرت اور دخول مدینہ کے واقعات (۷۱)

- ''حضرت نے حکم تاریخ لکھنے کا دیا، عین ہجرت سے تاریخ لکھی گئی۔ اس سے پہلے عام فیل سے تاریخ لکھتے تھے۔'' (۷۲)(اس کی کوئی سند یا حوالہ نہیں دیا۔ یہ انتہائی نیا نکتہ ہے، مشہور حضرت عمرؓ کے زمانے کا واقعہ ہے۔)
- ''وبائے مدینہ کے جحفہ نامی علاقے کی طرف منتقل کرنے کی دعائے نبوی/حدیث کی حکمت۔(۷۳)
- ایک عورت نے اونٹ مانگا حاضرین نے کہا کہ ''وهل الجمل الا ولد النا قة'' (یہ قول نبوی نہیں ہے)(۷۴)
- احادیث جوامع الکلم اور سیوطی سے ماخوذ (از جامع صغیر) روایات بابت جوامع الکلم کو طول مقال کے سبب حذف کر دیا اور احادیث صحیح ستہ و دیگر مسانید و معاجم و اجزا و سنن و جوامع میں مرقوم ہیں، وہ سب قبل جوامع الکلم اور وادی معجزات و کرامات سے ہیں۔۔۔۔''(۷۵)
- غزوہ صلح حدیبیہ ۶ ہجری میں ہزار نفر تھے۔ اور عمرہ قضاء ۷ ہجری میں دو ہزار نفر تھے۔(۷۶)
- غزوہ خیبر ۷ ہجری کے بعد ابو ہریرہ اسلام لائے۔(۷۷)
- سال نہم ہجرت اور ابو بکر صدیق نے لوگوں کو لے کر حج کیا اُن کے ہمراہ تین سو مرد بیس بدنہ اور سورہ برائت تھی۔(حضرت علی کا ذکر نہیں کیا)(۷۸)
- سال دہم، ہجرت میں حجۃ الوداع آپؐ ساتھ ہمراہ چالیس ہزار یا ستر ہزار ایک لاکھ یا زیادہ آدمی تھے۔ ''حضرت نے بجز اس حج کے اور کوئی حج نہ کیا۔ ہاں قبل و بعد نبوت کئی حج کئے تھے جنکی تعداد معلوم نہیں۔(۷۹)

''نور الابصار و سرور لمخرون ومواهب اللدينه و مدارج النبوة وغیرہ کتب سیر میں ذکر اشخاص (اعمام و عمات وازواج وخدم وغیرھم) نیز ذخائر العقبیٰ میں کیا ہے ''حضرت کے اعمام بارہ تھے نیز (نواب کے نام) بحوالہ محاضرات، (نور الابصار کا بیان ختم)(۸۰)

- ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ وغیرہ کی افضلیت پر مختلف مآخذ بالخصوص ابن حجر کی شرح بخاری سے بحث جس میں متعدد دوسرے حوالے ہیں جیسے قول الاشعری، برہان حلبیؒ وغیرہ نقد اسناد بابت نص حدیث۔(۸۱) مناقب حضرت حسنینؓ بحوالہ احمد (مسند) تمام، البزار، الطبرانی، وابونعیم؛'' بطرانی کا لفظ ایسی سند سے جس کے رجال ثقات ہیں۔''(۸۲)

رسائل مولود شریف میں ذکر ولادت و رضاعت وحلیہ ومعجزات ومعراج وفضائل درود و وفات ہوا کرتا ہے۔ اس رسالے میں یہ مقاصد مع شئی زائد مذکور ہیں اور روایات موضوعہ وضعیفہ و حکایات مفتعلہ مختلفہ سے اجتناب

کیا گیا ہے اور فضائل درود و منافع اُس کے دارین میں رسالہ جداگانہ میں لکھے گئے ہیں ۔(۸۳)

- مختلف مآخذ ذکر کرکے ان پر سیر کا اضافہ کیا ہے۔(۸۴)
- وفات کی تاریخ (۸۵)

مختصر تجزیہ

شمامہ عنبریہ بنیادی طور پر ایک مختصر سیرت ہے جو قدیم اور پیشرو صاحبان اختصار کے عین مطابق ہے۔امام ابن سید الناسؒ کے نور العیون،حضرت شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمہ سرور المحزون کی مانند ایک نور الابصار ہے جو شمامہ کی بنیاد ہے۔ پیشرو کتب سیرت و رسائل میلاد اسی طرح کبھی کبھی کسی نہ کسی کتاب یا رسالہ پر مبنی اور اس سے مستفاد ہوتے ہیں۔صاحبان بصیرت وہ اپنے اساسی رسالہ یا کتاب کی معلومات پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ دوسرے ماخذ سے ان پر اضافہ کرتے ہیں۔حضرت نواب سید صدیق حسن خاںؒ نے دوسرے مآخذ سے ان پر اضافہ کیا ہے۔اور ان مآخذ کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔

صاحب شمامہ عنبریہ نے جن معلومات و روایات اور اقوال و آراء کا اضافہ کیا ہے وہ بڑے قیمتی ہیں۔ روایات اور معلومات کے اخذ و قبول اور رد و استرداد کے ضمن میں بالعموم صحیح اور معتبر روایات و معلومات کو ہی قبول کیا ہے۔لیکن کئی مقامات پر غلط،ضعیف و منکر روایات و اقوال کو نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ ان ہی کو ترجیح دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ایسی غیر معتبر معلومات،اقوال و روایات کو بیان کرنے کی تین چار وجوہ نظر آتی ہیں۔جو مختصراً یہ ہیں۔ پیشرو صاحبان تصانیف سے اثر پذیری،ذاتی رجحان و پسند نہ پسند،مسلکی اور علمی رجحان خاص،خاندانی اور ذاتی عصبیت اور صحیح روایات سے لاعلمی۔

اس مختصر رسالہ کی زبان و بیان اور اسلوب خاصا پرانا ہے۔اور انیسوی صدی کی زبان کا نمائندہ نہیں اس کے باوجود اس کی جامعیت،اس کا ایجاز اور اس کا طریقہ اعجاز اس کے اہم ترین اور نمائندہ امتیازات ہیں۔ بلاشبہ وہ اردو رسائل سیرت اور مختصرات حیات طیبہ میں ایک عظیم ترین رسالہ سیرت ہے جو کامل حیات پر مبنی ہے۔اگرچہ اس کے نام سے صرف اس کے میلاد نامے ہونے کا خیال ہوتا ہے جیسا کہ عام خیال اور غلط فہمی خواص علماء میں ہے۔نواب صاحبؒ نے اپنے اس رسالہ کو اپنے جمع و محاکمہ روایات،نقد و استدراک،اضافہ معلومات،مآخذ اسناد اور اپنے اعجازی اسلوب اور ایجازی طریق کی بنا پر ایک منفرد امتیازی شان عطا کی ہے۔اپنے انہیں امتیازات کے سبب شمامہ عنبریہ کی خوشبو جان مسلم کو برانگیختہ اور روح مسلم کو بیدار کرکے روح و گدازِ سیرت سے مالا مال کرسکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) مطبوعہ رسالہ ۱۳۰۵ھ مطبع اور مقام مطبع نہیں رکھتا ؛ آثر صدیق ، نولکشور پریس لکھنو۱۳۵۳/ ۱۹۲۷ء فہرست ثالیفات، اجتباء ندوی، الامیر سید صدیق حسن خاں۔حیاتہ وآثارہ ، دارابن کثیر، مشق/ بیروت ۱۹۹۹ء، فہرست تالیفات، ۲۰۸ء کے مطابق عنوان ہے: الشمامۃ الغبریۃ فی مولد خیرالبریۃ''

(۲) قنوجی، بھوپال، صدیق حسن خاں، الشمامة العنبرية من مولد خير البرية، ص۳۔۶۔

(۳) مطبع یمینیہ، مصر۱۳۲۲ھ، جس میں سیرت کا حصہ ہے، ص۹۔۴۷

(۴) الشمامة العنبرية، ص:۱۰۔۱۱

(۵) ایضا، ص:۱۱

(۶) ایضا، ص:۱۲،۱۳

(۷) ایضا، ص:۱۳۔۲۰

(۸) ایضا، ص:۴۰۔۵۳

(۹) ایضا، ص:۵۳۔۵۶

(۱۰) ملاحظہ ہو خاکسار کا رسالہ ''حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی۔شخصیت وکتب کا ایک تعارف، علی گڑھ، ۲۰۰۱ء، ۲۰ سرورالمحزون پر بحث۔

(۱۱) حجۃ اللہ البالغہ کا باب سیر النبی ۲/ ؛ نقد روایات کے لیے خاکسار کی کتاب ''شاہ ولی اللہ کا فلسفۂ سیرت کا تجزیہ''

(۱۲) الشمامة العنبريه، ص ۷

(۱۳) ایضاً، ص ۸،۹

(۱۴) ایضاً، ص ۹

(۱۵) ایضاً، ص ۱۵،۱۶

(۱۶) ایضاً، ص ۲۳

(۱۷) ایضاً، ص ۲۴

(۱۸) ایضاً، ص ۳۵،۳۶

(۱۹) ایضاً، ص ۴۶ ومابعد

(۲۰) ایضاً، ص ۷۵

(۲۱) ایضاً، ص۷۔۸
(۲۲) ایضاً، ص۹
(۲۳) ایضاً، ص۸۔۹
(۲۴) ایضاً، ص۱۱
(۲۵) ایضاً، ص۱۹
(۲۶) ایضاً، ص۲۳
(۲۷) ایضاً، ص۷۰
(۲۸) ایضاً، ص۷۱
(۲۹) ایضاً، ص۸۰
(۳۰) ایضاً، ص۸
(۳۱) ایضاً، ص۱۰
(۳۲) ایضاً، ص۱۱
(۳۳) ایضاً، ص۱۱،۱۲
(۳۴) ایضاً، ص۱۲
(۳۵) ایضاً، ص۲۸،۲۹
(۳۶) ایضاً، ص۲۸
(۳۷) ایضاً، ص۴۸
(۳۸) ایضاً، ص۶۸،۶۹
(۳۹) ایضاً، ص۶۹
(۴۰) ایضاً، ص۸۳
(۴۱) ایضاً، ص۷
(۴۲) ایضاً، ص۸
(۴۳) ایضاً، ص۸
(۴۴) ایضاً، ص۱۶
(۴۵) ایضاً، ص۱۷
(۴۶) ایضاً، ص۱۸

(۴۷) ایضاً،ص۲۱

(۴۸) ایضاً،ص۲۵

(۴۹) ایضاً،ص۲۷

(۵۰) ایضاً،ص۳۶،۳۷

(۵۱) ایضاً،ص۳۷

(۵۲) ایضاً،ص۷۷

(۵۳) ایضاً،ص۷۷،۷۸

(۵۴) ایضاً،ص۷۸

(۵۵) ایضاً،ص۷۸

(۵۶) ایضاً،ص۸۴۔۸۷

(۵۷) ایضاً،ص۸۹۔۹۱

(۵۸) ایضاً،ص۸۹۔۹۰

(۵۹) ایضاً

(۶۰) ایضاً،ص۱۱۱،۱۱۲

(۶۱) ایضاً،ص۷

(۶۲) ایضاً،ص۷،۸

(۶۳) ایضاً،ص۸

(۶۴) ایضاً،ص۱۰،۱۱

(۶۵) ایضاً،ص۱۳

(۶۶) ایضاً،ص۱۵،۱۶

(۶۷) ایضاً،ص۱۶

(۶۸) ایضاً،ص۲۲،۲۳

(۶۹) ایضاً،ص۲۲،۲۳

(۷۰) ایضاً،ص۲۵

(۷۱) ایضاً،ص۳۶

(۷۲) ایضاً،ص۳۷